11
۸۹۰
۶/۱
۲۷
۶/۲۸
۲۰۰۶
محمد عابد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔۔۔ کیا فرماتے ہیں حضراتِ علماء کرام و مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ٹریفک پولیس اور خصوصاً موٹر وے اور ھائی وے پولیس غلط ڈرائیونگ، اور تیز رفتاری کے نتیجے میں ہونے والے ٹریفک حادثات کے سدِ باب کیلئے ایک مخصوص حدِ رفتار مقرر کر رکھی ہے، اور خلاف ورزی پر معقول جرمانہ بھی مقرر کر رکھا ہے۔

معلوم یہ کرنا ہے کہ موجودہ حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے مذکورہ احکامات کی پابندی شرعاً کس درجہ میں ہے؟ آیا اُولی الامر کے تحت پابندی واجب ہے؟ اسی طرح خلاف ورزی پر بطورِ جرمانہ مقرر کردہ رقم کا ادا کرنا جائز ہے؟ اگر کوئی شخص باوجود غلطی کرنے کے سفارش کے ذریعہ جرمانہ کو معاف کروالے تو معاف ہوجائیگا یا اسانتاً اس کے ذمہ قرض رہے گا؟

۲۔۔۔ سڑکوں پر لال بتی کے اشارے پر (سگنل) بعض چوراہوں پر اپنی سواری کو روکنا اس صورت میں بالکل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب ٹریفک کا ازدحام ہو۔ تاکہ ترتیب وار ہر ایک روانہ ہو جائے۔ لیکن اسی سگنل پر ایسے اوقات میں اپنی سواری کو نہ روکنا جب کسی جانب سے بھی سواری نہ آرہی ہو اور نا ہی پولیس نگراں اس وقت موجود ہے تو قانوناً جرم کے ساتھ شرعاً کیا حکم ہوگا؟

۳۔۔ ائیرپورٹ احاطہ میں گاڑی پارکنگ کیلئے فیس مقرر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص باوجود اس احاطہ میں گاڑی پارک کرنے کے کسی طرح پارکنگ فیس ادا نہ کرے تو آیا شرعاً یہ فیس کی رقم اسکے ذمہ متعلقہ شعبہ اور ادارے کی جانب سے قرض رہے گی؟

مستفتی

بندہ محمد عابد عفی عنہ

۱۳ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

عنوان تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر

حکومت کی طرف سے مالی جرمانہ عائد کرنیکا مفصل حکم

تعزیرات

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ مالی جرمانہ کو حضرات فقہاء کرامؒ نے ناجائز قرار دیا ہے اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ عام لوگوں کا ایک دوسرے سے مالی جرمانہ وصول کرنا بالاتفاق ناجائز ہے جیسے چوہدری پنچایت یا کسی فلاحی کمیٹی کا اپنے ماتحتوں سے مالی جرمانہ وصول کرنا وغیرہ۔ البتہ حاکم اور سلطان کیلئے مالی جرمانہ وصول کرنے نہ کرنے میں حضرات فقہاء کرامؒ کا اختلاف ہے۔ جمہور فقہاء حنفیہؒ کے نزدیک مالی جرمانہ جائز نہیں لیکن حضرت امام ابو یوسفؒ اور بعض فقہاء کرامؒ کے نزدیک مالی جرمانہ حاکم اور سلطان کیلئے وصول کرنا جائز ہے اور اسکے جائز ہونے کا مطلب بعض فقہاء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر سلطان اور حاکم کسی جرم میں کسی مصلحت اور ضرورت کے پیش نظر کسی مجرم پر مالی جرمانہ عائد کرے تو پھر کچھ عرصہ بعد مجرم جب جرم سے تائب ہو جائے تو جرمانہ اسکو واپس لوٹا دیں اسکی گنجائش ہے اور بعض فقہاء کرامؒ نے یہ فرمایا کہ حاکم کو اپنی ذات کیلئے مالی جرمانہ لینا درست نہیں مگر بیت المال کیلئے لینا درست ہے۔

لہٰذا امام ابو یوسفؒ اور بعض حضرات فقہاء کرام کے اقوال کی بنیاد پر اگر کوئی حاکم یا حکومت کا نجی ادارہ جرائم کی روک تھام کیلئے کوئی مالی جرمانہ عائد کرے تو اسکی گنجائش معلوم ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ جرمانہ کی مقدار ظالمانہ حد تک نہ ہو لہٰذا اگر موٹروے پولیس کا مالی جرمانہ کی مقدار ظالمانہ حد تک ہو تو اسے سفارش کے ذریعہ معاف کرانا درست ہے کیونکہ اصلاً مالی جرمانہ وصول کرنا انکے لئے بھی شرعاً ناجائز ہے۔

فی الفقہ الاسلامی: ۲۰۱/۶

التعزیر بالمال: لا یجوز التعزیر بأخذ المال فی الراجح عند الأئمة لما فیہ من تسلیط الظلمة

جاری......

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان تبویب

على أخذ مال الناس فيأكلونه، وأثبت ابن تيمية وتلميذه

ابن القيم أن التعزير بالعقوبات المالية مشروع

في مواضع مخصوصة في مذهب مالك في المشهور

عنه ومذهب احمد واحد قولي الشافعي كما دلت عليه سنة

رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أمره الخ۔

معنى التعزير بأخذ المال روي عن ابي يوسف انه يجوز

للسلطان التعزير بأخذ المال ومعنى التعزير بأخذ المال

على القول عند من يجيزه هو امساك شيء من مال الجاني

عنه مدة لينزجر عما اقترفه ثم يعيده الحاكم اليه لا

أن يأخذه الحاكم لنفسه او لبيت المال كما يتوهم الظلمة

اذ لا يجوز لأحد من المسلمين أخذ مال أحد بغير سبب

شرعي۔

قال ابن عابدين وأرى أن يأخذ الحاكم مال الجاني فيمسكه

عنده، فان أيس من توبته يصرفه الى ما يرى من

المصلحة۔

في الشامية: ج ۴/ ۶۱

قوله لا بأخذ مال في المذهب قال في الفتح وعن ابي يوسف

يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال وعندهما وباقي الأئمة

لا يجوز اهـ ومثله في المعراج۔

في الفتاوى التاتارخانية: ۵/ ۱۴۰

ولم يذكر محمد رحمه الله في شيء من الكتب التعزير بأخذ المال

وقيل روى عن ابي يوسف رحمه الله ان التعزير والزجر من

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب	عنوان تبویب

من السلطان بأخذ المال جائز وفي الفتاوى الخلاصة
والتعزير بأخذ المال ان رأى القاضي او الوالي جاز ومن جملة
ذلك الرجل لا يحضر الجماعة يجوز تعزيره بأخذ المال اهـ
(كذا في البحر ٥/ ٤١م) (وكذا في الهنديه ٢/ ١٦٧)

وفي البزازية ٢/ ٢٧م
والتعزير بأخذ المال ان المصلحة فيه جائزة قال مولانا
خاتمة المجتهدين مولانا ركن الدين ابو يحيى الخوارزمي ؒ
معناه أن نأخذ ماله ونودعه فاذا تاب نرده عليه كما عرف
في خيول البغاة وسلاحهم وصوبه الامام ظهير الدين التمرتاشي
الخوارزمي رحمه الله اهـ (كذا في الاتروبه ١/ ١٥٧ وكذا في
مجموعة الفتاوى ٤/ ٤٦٨ وفي التعزير الشرعيه الاسلاميه ٢٣٣)
(وكذا في معين الحكام ١١٢ وفي الشاميه ٤/ ٦١)

وفي شرح الهدايه للعيني ٢/ ٢٨٧
عن ابي يوسف يجوز التعزير السلطان بأخذ المال عندنا
والشافعي ومالك واحمد لا يجوز بأخذ المال اهـ

۲ ــــــ سگنل کی خلاف ورزی جس طرح قانوناً جرم ہے اسی طرح شرعاً ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی شرعاً بھی ناجائز
بھی ناجائز ہے کیونکہ جائز انتظامی امور میں اطاعت اُولی الأمر واجب
ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اسکی پیروی کرنی چاہئے تاہم اگر اتفاقاً ذکر کردہ
صورت میں احتیاط کے ساتھ کوئی نکل گیا تو امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا۔

في الشامية: ٥/ ٢٢م
امر السلطان انما ينفذ اذا وافق الشرع والا فلا في
الشامية عن الحموي أن صاحب البحر ناقلا عن أئمتنا

جاری....

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان / تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر
ائیرپورٹ کے احاطہ میں گاڑی کھڑی کرنے پر فیس رکھنے کا حکم	(see below)			

أن طاعة الأمير في غير معصية واجبة۔

۳۔ ائیرپورٹ کے احاطہ میں گاڑی کھڑی کرنے کیلئے جو فیس مقرر ہوتی ہے وہ ایک عقدِ اجارہ ہے جس میں اجرت دیکر گاڑی کھڑی کرنے کیلئے جگہ استعمال کیجاتی ہے اور وہاں پر مہیا کی جانے والی سہولتوں کے عوض مالک یا کمپنی فیس وصول کرتی ہے فیس ادا نہ کرنے کی صورت میں اسکے ذمہ وہ فیس قرض رہ جائیگی جسکا ادا کرنا ضروری ہے اور بلا اجرت ان کی جگہ اور سہولتوں کا استعمال جائز نہیں۔

في الدر المختار: ۵/۶

أن ركنها الايجاب والقبول وشرطها كون الاجرة والمنفعة معلومتين لان جهالتهما تفضي الى المنازعة وفيها ويعلم النفع ببيان المدة كالسكنى والزراعة مدة كذا۔

في بحر الرائق: ۲۹۷/۷

قوله بيع منفعة معلومة بأجر معلوم يعني الاجارة شرعا تمليك منفعة بعوض الخ۔

في المغني لابن قدامة: ۲۵۱/۵

واذا وقعت الاجارة على مدة معلومة بأجرة معلومة فقد ملك المستأجر المنافع وملكت عليه الاجرة كاملة في وقت العقد الا أن يشترطا أجلاً والله اعلم

محمد حسان سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۹-۵-۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
[signature]
۳۰-۵-۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۳۰-۵-۱۴۲۷ھ